تَر ہاتھوں سے نَل یا عمامے کو چھو لیا، تو ان سے مسح ہو جائے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: pin- 7263 تاریخ: 12-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ سر کے مسح کے لیے ہاتھوں کو پانی سے تر کرتے ہیں، تو مسح کرنے سے پہلے اگر کسی چیز کو ہاتھ لگا لیا، مثلاً: ٹونٹی (نَل) بند کیا یا دوپٹہ کو سر سے پیچھے کیا، تو کیا پھر سے ہاتھوں کو دھونا پڑے گا یا اسی سے مسح کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جواب جاننے سے قبل مسح کے متعلق چند اصول ذہن نشین کر لیجیے، ان سے مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو گی:

☆ وضو میں مسح کا معنی یہ ہے: **"گیلے ہاتھ کو اس حصے پر پھیرنا جس پر مسح کا حکم ہے۔"** مسح کے لیے ہاتھ تَر ہونا چاہیے، اب وہ تری اعضاء دھونے کے بعد ہاتھوں پر باقی رہ گئی ہو یا پھر نئے پانی سے ہاتھ تَر کیے ہوں، بہر صورت کافی ہے۔

☆ اگر وہ تَری استعمال کر لی ہو، مثلاً: ہاتھ گیلا کر کے کسی عضو کا مسح کر لیا، تو اب دوبارہ اسے مسح کے لیے استعمال نہیں کر سکتے۔

☆اگر تَری لے کر مسح نہیں کیا، ویسے کسی چیز (مثلاً: ٹونٹی، عمامے، دوپٹے) کو چھو لیا اور ہاتھ ابھی تک گیلا ہے، تو اس سے مسح کیا جا سکتا ہے اور چیز کو چھونے سے تَری ختم ہو گئی، تو اب نیا پانی لے کر مسح کرنا ہو گا۔ جیسا کہ کتبِ فقہ میں کانوں کے مسح کے متعلق ہے کہ ہاتھ تَر تھے اور عمامہ چھو لیا، اگر تَری باقی ہے، تو مسح کیا جا سکتا ہے، ورنہ نیا پانی لینا ہو گا۔

اس تفصیل کے بعد پوچھی گئی صورت کا حکم واضح ہو گیا کہ مسح کے لیے ہاتھ گیلے کرنے کے بعد اگر ٹونٹی، عمامہ، دوپٹہ وغیرہ کسی چیز کو چھونے سے ہاتھوں پر موجود تری ختم نہ ہو، تو اس سے مسح کیا جا سکتا ہے (اور عام طور پر اس طرح ٹونٹی وغیرہ چھو لینے سے تری ختم نہیں ہوتی، لہٰذا مسح ہو جائے گا)، البتہ اگر عمامے، دوپٹے وغیرہ کو چھونے سے تَری ختم ہو جائے، تو مسح کے لیے دوبارہ سے ہاتھ تر کرنے ہوں گے۔

مسح کی تعریف حلبی کبیری میں یہ ہے: ”﴿وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ﴾ المسح فی اللغۃ امرار الشئی علی الشئی بطریق المماسۃ وفی الشرع اصابۃ الید المبتلۃ ما امر بمسحہ ھذا فی الوضوء واما فی التیمم فارید المعنی اللغوی“ ترجمہ: (ارشادِ باری تعالیٰ) اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ مسح کا لغوی معنیٰ ایک چیز کو دوسری پر اتصال کے ساتھ پھیرنا ہے اور اصطلاحی معنیٰ گیلے ہاتھ کو اس حصے پر پھیرنا جس پر مسح کا حکم ہے اور ایسا وضو میں کرنا ہوتا ہے، جبکہ تیمم میں مسح سے مراد اس کی لغوی تعریف لی جاتی ہے۔

(حلبی کبیری، کتاب الطہارۃ، صفحہ 15، مطبوعہ کوئٹہ)

اب ہاتھ برتن کے پانی سے تر کیا ہو یا اعضاء دھونے کی وجہ سے گیلا ہو، کافی ہے۔ فتاوی

عالمگیری میں ہے:"لو کان فی کفه بلل فمسح به اجزاه سواء کان اخذالماء من الاناء او غسل ذراعیه وبقی بلل فی کفه هوالصحیح "ترجمہ: اگر ہاتھوں میں تری موجود ہو، تو اس سے مسح ہو جائے گا، برابر ہے کہ کسی برتن سے پانی لینے کے بعد وہ تری بچی ہو یا کلائیاں دھونے کے بعد ہاتھوں پر تری باقی بچ گئی ہو، یہی صحیح ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الطهارة، جلد 1، صفحہ 7، مطبوعہ کراچی)

تَری سے کب مسح کیا جا سکتا ہے اور کب نہیں؟ اس کی تفصیل فتاوی قاضی خان میں کچھ یوں ہے: "اذا توضا ثم مسح الخف ببلة بقیت علی کفه بعد الغسل جاز ولو مسح براسه ثم مسح الخف ببلة بقيت على الكف بعد المسح لا يجوز، لانه مسح الخف ببلة مستعملة بخلاف الاول" ترجمہ: جب کسی نے وضو کیا اور اعضائے وضو دھونے کے بعد اس کی ہتھیلی پر تَری بچ گئی، تو اس تری سے موزے پر مسح کرنا، جائز ہے اور اگر کسی نے سر کا مسح کیا، پھر مسح کے بعد ہتھیلی پر بچ جانے والی تَری سے موزے پر مسح کیا، تو جائز نہیں، کیونکہ اس مثال میں موزے پر جس تری سے مسح کیا جا رہا ہے، وہ استعمال شدہ ہے، بر خلاف پہلی صورت کے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الطهارة، جلد 1، صفحہ 48، مطبوعہ کراچی)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ قاضی خان کا یہ جزئیہ نقل کرنے کے بعد حاصل کلام ذکر کرتے ہیں: "والحاصل ان البلل اذا بقي في كفيه بعد غسل عضو من المغسولات جاز المسح به، لانه بمنزلة ما لو اخذه من الاناء واذا بقي في يده بعد مسح عضو ممسوح او اخذه من عضو من اعضائه لا يجوز المسح به مغسولا كان ذلك العضو او ممسوحا، لانه مسح ببلة مستعملة ويستثنى من هذا الاطلاق مسح الاذنين، فإنه جائز ببلة

بقیت بعد مسح الراس بل سنة عندنا" ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ جو تری اعضائے وضو کو دھونے کے بعد ہتھیلیوں پر باقی رہ جائے، تو اس سے مسح کرنا درست ہے، کیونکہ اب یہ برتن سے لی جانے والی تَری کی منزلت میں ہے اور اگر ہاتھ میں ایسی تری موجود ہو، جو کسی مسح کیے جانے والے حصے پر مسح کرنے کے بعد بچی ہو یا اعضائے وضو سے اتاری گئی ہو، چاہے وہ دھونے والے اعضاء ہوں یا مسح والے، تو اب اس سے مسح کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اس نے مستعمل تری کے ساتھ مسح کیا ہے اور اس حکم سے کانوں کا مسح مستثنیٰ ہے، کیونکہ وہ سر کے مسح کے بعد بچ جانے والی تری سے کرنا، جائز ہے، بلکہ احناف کے نزدیک سنت ہے۔

(البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 183، مطبوعہ بیروت)

کانوں کے مسح کے متعلق در مختار میں ہے: "(ومسح کل راسه مرة واذنيه بمائه) لكن لو مس عمامته فلا بد من ماء جديد" ترجمہ: پورے سر کا ایک بار اور سر کے پانی کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا (سنت ہے)، لیکن اگر (کانوں کے مسح کرنے سے قبل) عمامہ کو چھو لیا، تو اب نیا پانی لینا ہو گا۔

لیکن یہ شرط تبھی ہے، جب عمامہ کو چھونے سے تَری باقی نہ رہے۔ چنانچہ اسی مسئلہ کے تحت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "(لكن۔۔ الخ) ذكره في شرح المنية ولعله محمول على ما اذا انعدمت البلة بمس العمامة۔قال في الفتح: واذا انعدمت البلة لم يكن بد من الاخذ" ترجمہ: یہ مسئلہ شرح منیہ میں بھی ہے، شاید نیا پانی لینے کا حکم اُس صورت پر محمول ہو گا، جب عمامہ چھونے سے ہاتھوں پر موجود تری ختم ہو جائے۔ علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے فتح

القدیر میں فرمایا: اور جب تری ختم ہو جائے، تو نئے پانی سے ہاتھ تر کرنا ضروری ہو گا۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 264، مطبوعہ پشاور)

یونہی ایک روایت کے مطابق حضور علیہ السلام نے کانوں پر مسح کے لیے نیا پانی لیا، تو اس کا محمل بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللباب فی شرح الکتاب میں ہے: ”وان ما روي أنه صلى اللہ عليه وسلم: اخذ لاذنيه ماء جديداً. فيجب حمله على انه لفناء البلة قبل الاستيعاب“

ترجمہ: اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے کانوں کے لیے نیا پانی لیا۔ تو اس روایت کو مسح کی تکمیل سے قبل تری کے ختم ہو جانے پر محمول کرنا لازم ہے۔

(اللباب فی شرح الکتاب، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 9، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

24 محرم الحرام 1445ھ / 12 اگست 2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے